Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

اردو ترجمہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ھ ۱۷ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱۰

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

# جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے

## خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کرتا ہے

### ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ: (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہہ کہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

### حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ (اَلْمُوَطَّا)

ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان پر عمل پیرا ہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔

۲۔ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (بیہقی)

ترجمہ: جو شخص میری اُمت کی خرابی کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گا اس کو ایک سو شہید کا ثواب ملے گا۔

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثارِ صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے اسرارِ خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکاتِ لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر فرماتا ہے اور اس سے قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابوابِ معرفت میں اور انکشافِ اسرارِ غیبیہ میں اور نزولِ برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۲)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ — ۱۷ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل شام سے بخار تیز اور ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

پشاور سے اطلاع ملی ہے کہ ہماری خالہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ والدہ صاحبہ ونگ کمانڈر رشید احمد صاحب بیمار ہیں۔ طبیعت کچھ زیادہ خراب ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا کرے اور ہمارے بزرگوں کا سایہ تادیر ہم پر سلامت رہے۔

(رضیہ، اہلیہ میاں عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا)

---

خاکسار ایک عرصہ سے ذیابیطس اور البیومن کی وجہ سے بیمار ہے۔ دونوں آنکھوں کا لاہور جا کر پریشن کرا چکا ہوں لیکن ایک آنکھ کی بینائی تو بہت کمزور ہو چکی ہے اور دوسری آنکھ میں بالکل نور نہیں ہے۔ کمزوری اس قدر ہے کہ بغیر سہارے کے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ پریشانی رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(عبدالرحیم خاں کاٹھ گڑھی پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

---

## مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اطفال اور خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات بالترتیب ۲۵ مئی اور یکم جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ ان امتحانات کے لئے خدام اور اطفال کو تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال ان امتحانات میں شامل ہوں اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(اہتمام تعلیم خدام و اطفال مجلس مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۱۷ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نافرمانی کی انتہا پر دلالت کرنے والی حالت

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں نافرمان قوموں اور ان کی نافرمانیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہاں ایک خاص امر کو نافرمانی کی انتہا قرار دے کر اس کے عبرتناک انجام پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ وہ انتہا یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ ماموروں اور ان کے آسمانی پیغام کا ہی مذاق نہیں اڑاتیں بلکہ جب ان کے اس تمسخر و استہزاء کے نتیجہ میں انہیں خدائی عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ ڈرنے اور خوف کھانے کی بجائے اس موعودہ عذاب کا بھی مذاق اڑانے لگتی ہیں اور کہتی ہیں کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں (یعنی ماموریں الٰہی اور ان کے کمزور و بے بضاعت متبعین) کے کہنے میں آکر اپنی مخلوق کو تباہ کر دے۔ اگر عذاب آنا ہی ہے تو وہ خود ان لوگوں پر آئے گا جو بلاوجہ عذابوں سے ڈرا رہے ہیں۔

یہ گمراہ قوموں اور ان کے نافرمان افراد کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے کہ وہ عذاب کی خبروں کا بھی مذاق اڑا کر ان پر کان دھرنے اور نصیحت حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اگر عذاب آنا مقدر ہوتا ہے تو اس کی ذمہ دار ان کی اپنی نافرمانیاں اور بداعمالیاں ہوتی ہیں اور عذاب لانے کا فیصلہ خود خدا کرتا ہے نہ کہ ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین۔ ان کی تو تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ نافرمانیوں اور بداعمالیوں سے بچ کر خدائی امان کے نیچے آجائیں۔ وہ اگر خدائی عذاب سے ڈراتے ہیں تو محض اس لئے کہ خدا تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں ان کی اپنی خواہش یا ارادے کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کی نافرمانی کی اس انتہا کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ عذاب کی خبروں کا بھی مذاق اڑانے سے باز نہیں آتے تھے فرماتا ہے:۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(النحل آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ پس ان کے عملوں کی سزائیں ان کو آپکڑا اور جس (عذاب کی خبر) پر وہ ہنسی کیا کرتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا (اور تباہ کر دیا)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماموریں الٰہی کے مخالفوں کی عام روش کا ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی نافرمانیوں اور بداعمالیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ وہ ماموریں الٰہی اور ان کے پیغام کا ہی مذاق نہیں اڑاتے تھے بلکہ جب انہیں نافرمانیوں سے باز نہ آنے کی صورت میں عذاب کی خبر دی گئی تو وہ اسے بھی ہنسی میں اڑانے سے باز نہ آئے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض ماموروں کی قوموں کا نام لے کر بتایا ہے کہ انہوں نے عذاب کی خبروں کو بھی کس طرح نشانہ تضحیک بنایا اور بالآخر کیفر کردار کو پہنچے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب انہیں آنے والے عذاب کی خبر دی گئی اور انہیں مومنوں کو اس سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے کشتی بنانے کا حکم دیا گیا اور انہوں نے کشتی بنانا شروع کی تو ان کی قوم نے عذاب کی خبروں اور حضرت نوحؑ سے کشتی بنانے کی دوڑ دھوپ کا جی بھر کر مذاق اڑایا اور خوب پھبتیاں کسیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس ظالمانہ روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

(ھود آیات ۳۹، ۴۰)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی نوح) ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناتا جاتا تھا اور جب بھی اس کی قوم میں سے بڑے لوگوں کی کوئی جماعت اس کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ اس پر ہنستی تھی۔ (جس پر) اس نے ان سے کہا کہ اگر (آج) تم لوگ ہم پر ہنستے ہو تو (کل) ہم بھی تم پر اسی طرح ہنسنے کے قابل ہوں گے جس طرح کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو۔ پھر جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کونسا فریق ہے جس پر ایسا عذاب آرہا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور جس پر مستقل (نوعیت کا) عذاب نازل ہو رہا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طرح آج حضرت نوحؑ کے مخالف ان پر ہنس رہے ہیں کل حضرت نوحؑ اور ان کے متبعین ان پر ہنسیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مامور اور ان کے متبعین تمسخر و استہزاء سے پاک ہوتے ہیں۔ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ کل ایسا موقع پیدا ہو سکتا ہے کہ جن پر آج تم ہنس رہے ہو کل ہم بھی تم پر ہنسیں لیکن ہم ہنسیں گے نہیں تمہیں اپنے کئے کی سزا کا ملنا ہی تمہاری تذلیل کو آشکار کر دے گا اور اس طرح تمہیں اپنے کئے کا بدلہ مل کر رہے گا۔ چنانچہ اگلی آیت سے جس میں رسوا کر دینے اور قائم رہنے والے عذاب کی خبر دی گئی ہے خود اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

الغرض ماموریں الٰہی کے مخالفین کا یہ طریق کہ وہ عذاب الٰہی کی خبر کو بھی نشانہ تضحیک بنانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے نافرمانی کی انتہا کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کے دل بداعمالی کی وجہ سے خوف و خشیت الٰہی سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ منکرین الٰہی پر آنے والے عذاب کی خبر پر بھی خشیت الٰہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کے اس عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ان کی دعا یہ ہوتی ہے کہ لوگ راہ راست پر آکر عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اس امر کے باوجود کہ آپؐ کو عذاب سے حفاظت اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی مسلسل بشارتیں مل رہی تھیں خشیت الٰہی سے اس درجہ معمور رہتا تھا کہ آپؐ ہر لحظہ اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے مخلوق خدا کے لئے اس کی پناہ طلب کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ کتب احادیث و سیر میں آتا ہے کہ جب کبھی زور کی ہوا چلتی آپؐ سہم جاتے۔ کسی ضروری کام میں ہوتے اس کو چھوڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور فرماتے "خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں" جب مطلع صاف ہو جاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہو جاتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔ ایک دن اس قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا "یا رسول اللہ! آپ کیوں مضطرب ہو جاتے ہیں؟" ارشاد ہوا "عائشہ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہود کا واقعہ نہ پیش آئے جس نے بادل دیکھ کر کہا کہ یہ ہماری کھیتیوں کو سیراب کرنے والا ہے، حالانکہ وہ عذاب الٰہی تھا۔"

الغرض دلوں کا خوف و خشیت الٰہی سے یکسر عاری ہونا نافرمانی اور بدعملی کی انتہائی کیفیت پر دلالت کرتا ہے۔ ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین خوف و خشیت الٰہی سے معمور ہوتے ہیں جس کے زیر اثر وہ حتی المقدور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے باوصف خدا تعالیٰ سے ہر وقت اس کی پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ اس کے بالمقابل ان کے مخالفین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ خوف و خشیت الٰہی کی معمولی سی رمق بھی ان میں باقی نہیں رہتی اسی لئے وہ کمال بے خوفی سے ظلم ڈھاتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی خبر آتی ہے تب بھی ان کے دل نہیں پسیجتے اور وہ موعودہ عذاب کا بھی مضحکہ اڑانے سے باز نہیں رہتے۔ نافرمانی اور بدعملی کی یہ انتہا ہی انہیں مورد عذاب الٰہی بنانے کا موجب بنتی ہے۔

عاقبت کی راہ یہی ہے کہ انسان ہمیشہ خوف و خشیت الٰہی سے معمور رہے اور خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ طلب کرتا رہے اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔

---

## ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو کیمسٹری، فزکس، ریاضی، بیالوجی اور انگریزی کے مضامین کیلئے چند ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔

خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کے فوٹو گرافس اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اتباعِ نبوی کی برکات

(مکرم میاں عبدالحق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ واہ کینٹ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(آل عمران آیت ۳۲)

تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم سچ مچ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیت صاف طور پر بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب کوئی انسان اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے۔ اس میں شک نہیں کہ اپنے اپنے زمانہ میں ہر نبی کو یہ مقام حاصل تھا۔ کہ اس کی پیروی کر کے اس کی قوم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ نے تمام سابقہ انبیاء کو ان معنوں میں ختم کر دیا کہ اب ان انبیاء کی شریعتیں اور تعلیمیں ختم ہو گئیں۔ اور ان کی علیحدہ علیحدہ پیروی کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب جو شخص بھی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت رکھتا ہے۔ اور اس کا قرب اور عرفان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اب صرف ایک ہی صورت باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو تعلیم دی گئی ہے اس میں سابقہ تعلیموں کا نچوڑ بھی ہے۔ اور قیامت تک کے لئے جو بھی روحانی ضرورتیں پیش آنے والی ہیں ان کا حل بھی ہے۔ اب حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کی پیروی کر کے انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اول تو ان تعلیموں میں انسانی دخل اندازی کی وجہ سے سچ اور جھوٹ آپس میں مل گئے ہیں۔ اور دوسرے وہ تعلیمیں ایک محدود زمانے کے لئے تھیں اور کامل نہ تھیں۔ اب سابقہ مذاہب کے درخت بار آور نہیں ہیں۔ ہاں اسلام کا شجرہ طیبہ ہر زمانہ میں اپنے پھل دے رہا ہے اس آیت نے ایک راستہ تو بند کر دیا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ ایک دوسرا راستہ تمام بنی نوع انسان کے لئے کھول دیا چنانچہ اس امر کی مزید تشریح بعد کی آیات میں کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(سورۃ آل عمران آیت ۳۳ تا ۳۵)

تم کہہ دو کہ تم سب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو لیکن اگر وہ منہ پھیر لیں تو یاد رکھو کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کی آل کو اور آل عمران کو تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔ یہ ایک نسل تھی جن میں سے بعض کا بعض سے تعلق تھا۔ اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو مضمون اس جگہ بیان ہوا ہے۔ اس کا پہلی آیت سے کیا تعلق ہے۔ مسئلہ تو یہ بیان کیا جا رہا تھا کہ جو شخص بھی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا۔ اب اس مضمون کا اس سے کیا تعلق کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام آل ابراہیم اور آل عمران کو سب قوموں میں سے برگزیدہ کیا تھا۔ بات تو آنے والے زمانہ کی ہو رہی ہے۔ لیکن ذکر پہلے لوگوں کا کیا جا رہا ہے۔ بتایا تو یہ گیا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرے گا۔ وہ خدا کا محبوب بن جائے گا۔ لیکن بعد میں یہ ذکر چھیڑ دیا جاتا ہے کہ حضرت آدم حضرت نوح آل ابراہیم آل عمران خدا کے برگزیدہ تھے۔ اگر تو یہ کلام کسی عام انسان کا کلام ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ اس میں ربط نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق ایسا خیال کرنا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ پس ہمیں ماننا پڑے گا کہ چونکہ یہ خدا کا کلام ہے اس لئے اس میں ضرور ربط ہے۔ قرآن کریم میں ایک عام اسلوب ہے کہ کئی دفعہ بظاہر پہلی آیات کا بعد کی آیات سے کوئی تعلق نہیں نظر آتا۔ لیکن اگر ہم باریک نظر سے دیکھیں تو ہمیں ایک عجیب ربط نظر آتا ہے۔ اور اس ربط کو معلوم کرنے کے بعد ہمیں یہ ایک روحانی سرور اور لذت محسوس ہوتی ہے۔ اوپر کی آیات میں آپس میں جو تعلق ہے۔ اسے روزمرہ کے ایک تعامل سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ اکثر مائیں جب اپنے بچوں کو کسی امر کے بارے میں نصیحت کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ دیکھو فلاں بچہ کتنا اچھا ہے۔ اس کی یہ عادت کتنی پیاری ہے۔ ان الفاظ سے ماں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کا بچہ بھی ان بچوں کی نقل کرے۔ جنہیں ماں نے مثال کے طور پر پیش کیا۔ گویا ماں دوسرے الفاظ میں بچے سے یہ کہنا چاہتی ہے کہ دیکھ میں تیری ماں ہوں مجھے تم سے محبت ہے۔ اور کوئی تمہارا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اور میری محبت یہ چاہتی ہے کہ تم کسی دوسرے سے کم نہ ہو۔ تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو یہ صلائے عام دیتا ہے کہ میرے محبوب کی اتباع کرو گے تو تم بھی میرے محبوب بن جاؤ گے۔ اسی طرح جس طرح پہلے زمانہ میں بھی میرے محبوب بندے تھے۔ آدمؑ میرا محبوب تھا۔ ابراہیمؑ میرا محبوب تھا اس کی آل میں بھی کئی میرے محبوب تھے۔ اور آل عمران میں سے بھی کئی میری محبت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ پس اگر تم میرے حبیب کی اتباع کرو گے تو تمہارے لئے ان نعمتوں کے دروازے کھولے جائیں گے۔ جو آدم علیہ السلام کو دی گئیں۔ نوح علیہ السلام کو دی گئیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کی نسل کے برگزیدہ لوگوں کو حاصل ہوئیں اور آل عمران کو عطا کی گئیں۔

پس یہ آیت نہایت لطیف رنگ میں اس مضمون کو بیان کرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے تمام ان نعمتوں کا حصول ممکن ہے جو اس سے قبل کے برگزیدہ لوگوں کو دی گئی تھیں۔ ہر شخص کو اپنی استعداد اور کوشش کے مطابق انعامات ملیں گے۔ بعض کو تو حضرت آدم علیہ السلام کے مقام تک پہنچایا جائے گا۔ بعض کی حضرت نوح علیہ السلام کے مقام تک راہنمائی کی جائے گی۔ اور بعض کو وہ نعمتیں دی جائیں گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کے برگزیدہ لوگوں کو دی گئیں۔ اور بعض کو وہ مقامات عطا کئے جائیں گے جو آل عمران کو دیئے گئے تھے۔ پس یہ آیت نہایت واضح طور پر امتی نبوت کا دروازہ کھولتی ہے۔ اور تمام ان نعمتوں کے دروازے کھول رہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل لوگوں کو ملی تھیں۔

ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے وہ ان آیات کے بعد خاص طور پر آل عمران کے بعض نہایت برگزیدہ افراد یعنی حضرت ذکریاؑ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا ایک عظیم انسان مبعوث کیا گیا تھا۔ اسی طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بھی اتنے ہی عرصہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام جیسا ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا جائے گا۔ آیت کے آخر میں سمیع علیم کے الفاظ بھی دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو دعائیں سننے والا اور انسانی کوششوں اور دلوں کی حالت کو جاننے والا ہے وہ امت مسلمہ کے کاملین کی دعائیں سن کر ان کے لئے تمام ان نعمتوں کے دروازے کھول دے گا جو پہلے لوگوں کو دی گئی تھیں۔

یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اولاً وحی نازل ہوئی ہے (تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۴) اس میں شک نہیں کہ اس آیت کا اصل مصداق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضور ہی اس آیت کے بالاصالت مصداق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی مقام پایا وہ بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں ہی پایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اور مختلف پیرایوں میں اپنی کتب میں یہ بات بیان کی ہے۔ کہ مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے۔ یہ مضمون ہمارے لٹریچر میں اس کثرت اور تواتر سے بیان ہوا ہے اور ہماری تقاریر میں اسے اس تعداد سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے بچے تک بھی اس مضمون سے واقف ہیں قرآن کریم کی کوئی آیت اگر کسی پر دوبارہ نازل کی جائے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ چنانچہ اس وحی کے دوبارہ نزول کی حکمت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر تم فی الواقعہ اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو پھر اس طریق کو اختیار کرو جو میرے اس بندے نے اختیار کیا ہے۔ اور جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے۔ کہ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے مقاصد تھے یعنی ایک تو اللہ تعالےٰ کی توحید کا قیام اور دوسرے دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام سے آگاہ کرنا اور لوگوں کو آنحضور کا متوالا اور شیدا بنانا۔ یہی وہ چیز ہے جسے حضور نے اپنے عربی فارسی اور اردو کے شعروں میں بیان کیا ہے۔ آپ کا فارسی کا ایک مشہور شعر ہے:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس اس وحی کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اب تصور باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت نہیں بلکہ درحقیقت یہ وحی آپ کی طرف اس لئے نازل کی گئی ہے کہ تا اس زمانہ میں اس بدعت کے طوفان میں گھرے ہوئے لوگوں کو یہ خوشخبری دی جائے کہ آج بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کے نتیجہ میں انسان خدا کا محبوب بن سکتا ہے۔ پس حضرت احمد علیہ السلام قرآن کریم میں بیان کردہ اس سچائی کا نمونہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ جب کہ ہم میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ تیرہویں صدی کے زمانہ میں کئی قسم کی بدعتیں اسلام کے اندر داخل ہو گئیں اور کئی بزعم خود اہل اللہ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے طریق اختیار کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں فرمائے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس الہام اور وحی کے ذریعہ جھوٹے صوفیوں کو اور ان کے پیروکاروں کو یہ چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم ان خود ساختہ طریقوں سے خدا کو نہیں پا سکتے۔ خدا کو پانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع اور اس بات کا ثبوت کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے انسان خدا کا محبوب بن سکتا ہے ایک عملی نمونہ کے ذریعہ دیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فنا فی الرسول کا مقام پا کر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کیا۔ اور اس طرح عملی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو یہ چیلنج کیا کہ میرا خدا زندہ خدا ہے میرا رسول زندہ رسول ہے۔ میرا دین زندہ دین ہے۔ اور میرے رسول پر جو کتاب نازل کی گئی تھی وہ زندہ کتاب ہے اور میں اس غرض کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ خدائی نشانات کے ذریعہ سے دنیا پر ثابت کر دوں کہ اللہ تعالےٰ کا قرب پانے کا اب ایک ہی راستہ ہے۔ وہ ہے رسول کریم کی اتباع۔ پس آپ کوئی نیا طریق نہیں لائے بلکہ وہی طریقہ اختیار کیا جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ یعنی اتباع رسولؐ۔ پس جب اللہ تعالےٰ اس وحی کے ذریعہ سے لوگوں کو یہ بتاتا ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو احمد علیہ السلام کی پیروی کرو۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احمد نے اپنے آپ کو رسول اللہ کی محبت میں فنا کے مقام تک پہنچا دیا۔ اسی طرح تم بھی احمد علیہ السلام کی پیروی میں یعنی ان کے نقش قدم پر چل کر اور ان کے زندہ نمونوں سے زندہ یقین حاصل کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دو تب اس کے نتیجہ میں تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔

قرآن کریم نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۲ میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے اور آیت نمبر ۳۳ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اگر آیت میں بھی اور قرآن کریم کی دوسری آیات میں بھی اللہ کی اتباع کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتباع اور اطاعت میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ جس کی اتباع کی جائے وہ ایسا وجود ہونا چاہئے جس کو ہم نقل کر سکیں جس کے نقش قدم پر چل سکیں۔ اور ایسا وجود خدا نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی مخلوق میں سے ہی کوئی وجود ہو سکتا ہے۔ اور مخلوق میں سے بھی وہی مخلوق جو ہم انسانوں کے لئے نمونہ بن سکے۔ اور وہ وجود انسان کا ہی وجود ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کی اطاعت تو کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کی اتباع نہیں کی جا سکتی۔ اتباع کے معنی ہیں پیروی کرنا نقش قدم پر چلنا اور اطاعت کے معنی ہیں فرمانبرداری کرنا رسول کی۔ اتباع بھی کی جاتی ہے اور اطاعت بھی۔ لیکن محض اطاعت رسول انسان کو خدا کا محبوب نہیں بنا سکتی۔ بیشک جو شخص رسول کریم کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جہنم سے بچ جائے گا۔ اور جنت کا حصول اس کے لئے آسان ہو جائیگا۔ لیکن خدا کا محبوب بننے کے لئے محض اطاعت کافی نہیں بلکہ اتباع ضروری ہے۔ اور جو متبع ہوگا وہ مطیع بھی ضرور ہوگا۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مطیع ہو وہ کامل متبع بھی ہو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک دفتر میں ماتحت کلرک اپنے افسر کی اطاعت تو کرتا ہے۔ لیکن اس کا افسر کے ساتھ کوئی اخلاص اور محبت کا تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے اندر یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ اپنے افسر کی ہر بات کی نقل کرے۔ ہاں وہ اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے افسر کے احکام کی اطاعت ضرور کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ایک مخلص مرید اپنے آقا اور پیر کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتا بلکہ اخلاص اور محبت کے جذبہ سے اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اسی طرح سے ایک نیک اور مخلص بیٹا اپنے باپ کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی عادات کی اور اس کی طرز گفتگو کی اور اس کی نقل و حرکت کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں وہ صرف آپ کے احکام کی اطاعت ہی نہیں کرتے بلکہ ان تمام اعمال کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور اس پیروی کے موقعہ پر اخلاص اور محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور سچی پیروی کرنے والے یہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے اندر ایسے جذبات پیدا کریں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جذبات تھے یعنی جو روح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال میں پائی جاتی تھی وہی روح ہمارے اعمال میں پائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے اخلاص اور محبت نہایت ضروری ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع وہی ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اخلاص و محبت کے علاوہ اعلےٰ درجہ کی روحانی صلاحیتیں بھی عطا کی ہوں اور دو تین صدیوں میں لاکھوں لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی اتباع اور اطاعت کی لیکن ان سب میں سے منفرد وہ شخص تھا جسے خدا نے خود احمد کے نام سے پکارا۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ گو محمد صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی احمد تھے۔ لیکن محمد کے لئے بھی تو کامل احمد کا وجود ضروری تھا۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہام اور وحی اس بارے میں ہوئی ہے۔ کہ آپ کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ جس طرح سے حضرت احمد علیہ السلام نے اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں زندہ خدا کو پایا اسی طرح آپ کے نقش قدم پر چل کر جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا کا محبوب ہو جائے گا۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر نہیں بلکہ آپ کے نظام شمسی میں سے بدر کامل بن کر اسی نظام شمسی کا حصہ ہے۔ آپ کا وجود وہ وجود ہے جو اس زمانہ میں کہ جب لوگ دنیا کے پیچھے دیوانوں کی طرح بھاگے جا رہے ہیں وہ ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے محبوب کے قدموں میں لا ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس قدر عقیدت اور محبت کیوں ہے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ہماری عقیدت کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جبکہ لوگوں کی آنکھوں کو دنیاوی لیڈروں کی روشنی خیرہ کر رہی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا کر دی۔ پس جس وجود نے ہمیں خدا کے اس پیارے وجود سے ملایا۔ کیا وہ ہمارے اخلاص اور محبت کا مستحق نہیں۔ جس وجود نے ہمیں اپنے پیارے آقا کے پاس پہنچا دیا ہمیں یقیناً ایسے وجود کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

مشرقی افریقہ کے رسالہ "ماپنزی یا مونگو" کا خصوصی ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صدر جومو کینیاٹا کی وفات پر اظہارِ تعزیت

(مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن کینیا)

قسط نمبر: ۲

جب قوم کا یہ عظیم رہنما رہائی کے بعد اپنے گاؤں پہنچا تو افریقیوں کے بھاری اجتماع نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ نے خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن پاک کے سواحیلی زبان میں مفسر بھی ہیں۔ جناب کینیاٹا کے خیر مقدم اور ملاقات کے لئے ایک وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے جناب کینیاٹا صاحب موصوف کے ان سے پہلے سے دوستانہ مراسم تھے۔ چنانچہ وہاں پر آپ اور آپ کے ہمراہیوں کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ وفد نے مکرم شیخ صاحب کی معیت میں جناب کینیاٹا سے ملک کی صورت حال پر تبادلہ خیال فرمایا۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے جناب کینیاٹا سے دیگر امور کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر زندگی کی اتباع کریں جنہوں نے اپنے دشمنوں کے بارہا سخت اذیتیں سہنے کے باوجود فاتح ہونے پر دشمنوں کے انتہائی وحشیانہ مظالم کو یکسر فراموش فرما کر ان سب کو معاف فرما دیا۔ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر زندگی کے حالات پر مشتمل کتاب مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبان انگریزی تحفۃً جناب شیخ صاحب نے پیش کی جسے پاکر انہوں نے کہا کہ میں تو اس موضوع پر کسی کتاب کے پڑھنے کا بے حد متمنی تھا۔ مذکورہ کتاب حاصل کرنے کے بعد جناب کینیاٹا نے کتاب کی ورق گردانی کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اسی موقع پر جناب شیخ صاحب محترم کو وہ اپنے ہمراہ پیار سے باہوں میں باہیں ڈالے اپنے کمرے میں لے گئے۔ اور بیٹھ کر تشریف رکھنے کے لئے کہا۔ اس موقع پر محترم شیخ صاحب نے جناب کینیاٹا سے کہا کہ کیا کبھی آپ یہ خیال بھی کر سکتے تھے کہ اس عزت و آبرو کے ساتھ آپ کی رہائی ہوگی جس پر انہوں نے کہا کبھی خیال بھی نہ آیا تھا۔ شیخ صاحب نے یہ جواب سن کر فرمایا کہ آپ کے متعلق خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے خدا تعالیٰ آپ سے ایک عظیم کام بندوں کی خدمت کا لینا چاہتا ہے۔ اس ملک کی آئندہ قیادت آپ کے سپرد ہونے والی ہے۔ آپ مجھ سے ایک عہد کریں اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے سب بندے جو اس ملک کینیا میں مقیم ہیں بلا تفریق رنگ و نسل ان سب کے ساتھ شرافت کا مساویانہ سلوک کریں گے اور سب اذیت دینے والوں کو معاف کر دیں گے۔ جس پر جناب کینیاٹا نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر جناب شیخ صاحب سے یہ عہد کیا کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے چنانچہ وہ اس نصیحت پر پوری طرح کاربند رہے

محترم شیخ صاحب نے دیگر امور کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی میں سے دشمنوں سے حسن سلوک کے پہلو کو وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کے دل جیتنے اور روئے زمین پر امن کے قیام کا یہی ایک واحد راستہ ہے۔ جناب کینیاٹا نے اپنے دورِ حکومت میں اس مشورہ کے مطابق ہر ایک سے محبت کا سلوک کیا اور ہر قوم سے محبت کی۔

کینیا کی پہلی حکومت کے دور میں جس طرح مسلمانوں کو نظر انداز کیا گیا تھا جناب کینیاٹا اس سے خوب آگاہ تھے۔ لیکن آپ مسلمانوں کے مہربان بن گئے۔ کیونکہ آپ کمزور و ناتوان اور پاؤں تلے روندے جانے والے لوگوں سے محبت کرنے والے تھے۔ آپ نے انہیں اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے سے سکھانے اور اس کی اشاعت کی پوری آزادی دی سکولوں میں بھی مسلمانوں کو برابر کی جگہ دی گئی۔ انہیں خود اپنے سکول اور مساجد تعمیر کرنے کی اجازت دی سکولوں میں مذہبی تعلیم کے لئے اوقات مقرر کئے مسلمانوں نے جب عید کے دن کی چھٹی کی درخواست دی تو بابائے قوم نے سرکاری طور پر کینیا کے سب لوگوں کے لئے عید الفطر کے دن تعطیل عام کا حکم جاری کر دیا۔ جب نیروبی کے مسلمانوں نے اپنے جھگڑوں کے فیصلے کروانے کے لئے ایک قاضی کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کی اس درخواست کو بھی قبول کیا اور بابائے قوم کی وفات کے بعد قاضی کا تقرر نیروبی شہر میں کر دیا گیا۔

آپ بذات خود خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان رکھتے تھے بالکی واحد ہستی پر جسے باپ کی بادری زبان کیکویو میں "NGAI" کے نام سے پکارا جاتا ہے وہ ان کا خدا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک خاص کام کے لئے محفوظ رکھا اور مقرر کیا ہے۔ کئی بار آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تو اپنے تئیں "خدا کا ایک خادم" خیال کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ سب اپنی دھن کے خادم کہلوانے میں اپنا فخر سمجھتے تھے۔ چونکہ آپ نے بائیبل اور قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اس لئے وہ ان دونوں مذاہب کی تعلیمات کو خوب بیان کر سکتے تھے۔ آپ نے ایک بار مسکراتے ہوئے کہا

"اگر ہم اس انجیل کو ایک طرف رکھ دیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ پرانے عہد نامے (توراۃ) اور قرآن کریم کا معلم ایک ہی ہے۔"

صدر موصوف نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو تحریک کی کہ وہ اپنے اپنے دین کو صحیح طور پر تھامے رکھیں اور سب اہل وطن میں محبت و اتحاد کو قائم کریں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک مرتبہ اپنی اندرونی کیفیت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں نام کا مسلمان نہیں بلکہ اپنی ساری روح کے ساتھ ایک سچا مسلمان ہوں۔ یہ میں نے خوب خوب جانا ہوا ہے"

یہ اعتراف لازمی نتیجہ ہے اس گہرے اور بار بار کے مطالعہ کا جو انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ سواحیلی ترجمہ و تفسیر القرآن کا قید کے دوران کیا جس نے ان پر اعجازی اثر چھوڑا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

کینیا کے قاضی اعظم شیخ عبداللہ صالح فارسی نے اپنی ایک عربی تقریر کے دوران اسمبلی ہال میں صدر موصوف کی تدفین کے روز بالکل سچ کہا کہ صدر جومو کینیاٹا کی وفات ایک بڑا صدمہ ہے لیکن مسلمانوں کے لئے تو بہت ہی سخت المیہ ہے۔ اس میں انہوں نے کینیا کے ہر مسلمان کی اندرونی حالت کا اظہار کر دیا ہے۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت۔

اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے بابائے قوم بہت ہی اچھے آدمی تھے۔ آپ نے نہ تو شراب استعمال کی اور نہ ہی سؤر کے گوشت کی طرف کبھی آپ کے ہاتھ بڑھے۔ آپ کو غیر عورتوں سے کوئی سروکار نہ تھا سوائے ان کے جن کے ساتھ آپ نے باقاعدہ طور پر قانونی طور سے شادی کی ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں نسل بھی عطا کی اور آپ نے اپنے پوتوں کو بھی دیکھا۔ اپنی وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل آپ نے سب کشمکش اور ملاقات کی جن میں سے بعض ان کے خاص مقصد کے لئے برطانیہ سے آئے تھے۔

آپ رمضان [illegible] فوت ہوئے اور اپنی [illegible] میں دفن کئے گئے۔ آپ [illegible] اہل وطن کی دعائیں [illegible] وہ ایک سچے [illegible] خود مسلمانوں کو کہہ دیا [illegible] مسلمان ہیں [illegible] آدمی ملنا آج کے دور میں بہت مشکل ہے۔ بابائے قوم [illegible] نہیں مرے گا اور [illegible] اپنی [illegible] سال سے زائد کی [illegible] بڑے بڑے [illegible] جوانی تا مرگ وہ ہمارے اس ملک میں نور کی طرح چمکے اور کوئی طوفان یا آندھی

خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو اسے سمجھا نہ سکی۔ جو طریق کار دوران صدارت اپنایا ہمیشہ ہمیشہ ہمارے ملک کے لئے مشعل راہ ثابت رہے گا۔ اور آپ کے کارہائے نمایاں کا اثر سارے براعظم افریقہ پر ہوگا۔ آپ کا نمایاں کارنامہ ملک میں صرف ایک ہی سیاسی جماعت کی اجازت دینے کا ہے۔ یہ طرز اسلام کے لیعنی ملک میں عملاً امن کی صورت ہے اور یہ طریق رفتہ رفتہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ اگرچہ اس صدی کے دوران افریقہ میں شروع ہوا۔ اسی طرح پر سارے براعظم کے اتحاد کا خیال بھی اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اور بالآخر سارے براعظم کو متحد بنا دیا جائے گا۔ دنیا راحت سے معمور ہو جائے گی اور قومیں بھائی بھائی بن کر رہیں گی اور جب بھی اس براعظم کے اتحاد کا ذکر کیا جائے گا تو جناب جومو کینیاٹا کے اس طریق کار اور بنیاد کو ضرور مدنظر رکھا جائے گا۔

وطن کے دوسرے باشندوں کی طرح ماہ رمضان میں کینیا کی ترقی کے لئے اور امن و امان برقرار رہنے کے لئے ہم مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ ایک طرف تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے تھے اور دوسری طرف رعدت بھی رکھتے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور رمضان ختم ہونے سے پہلے ہی یہ سرکاری اعلان کیا گیا۔ کہ کینیا کے عارضی صدر جناب دانیال ارپ موئی بنے ان کے سب وزراء نے اتفاق کیا ہے اور عنقریب ہم سن لیں گے کہ ہماری قابل احترام سیاسی پارٹی نے انہیں ملک کی قیادت اور کرسی صدارت کے لئے بلا مقابلہ چن لیا ہے چونکہ بابائے قوم کی رحلت سے خالی ہو گئی تھی۔

ہم سیاسی جماعت کانو کو اس عقلمندانہ اقدام کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم جناب دانیال ارپ موئی کو بھی پارٹی کے سب ممبران کی طرف سے اس اعتماد پر مبارکباد عرض کرتے ہیں بلاریب وہ اس عہدہ کے حقدار ہیں اور ہم سب اہل وطن کے ساتھ مل کر ان کی خدمت میں اپنے خلوص کو پیش کرتے ہیں۔ جس طرح پر کہ ہم نے بابائے قوم کی اطاعت و فرمانبرداری کی تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور سب کاموں میں آپ کی رہنمائی فرمائے۔ آمین!

ہم کینیا کے سابق صدر جناب جومو کینیاٹا کے سب عزیزوں اور رشتہ داروں، افسران حکومت اور حکمران پارٹی "کانو" (KANU) کے جملہ عہدیداران کی خدمت میں اظہار افسوس کرتے ہیں اور مستقبل میں اپنے ملک کینیا کے لئے ہر قدم پر ترقی اور امن برقرار رہنے کے تبادل سے خواہش مند اور دعا گو ہیں۔

○

# زعماء کرام انصار اللہ سے التماس

انصار اللہ کا مالی سال کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے جن مجالس نے ابھی تک بجٹ ۱۹۷۹ء تشخیص کر کے مرکز میں ارسال نہیں کئے ان سے التماس ہے کہ بجٹ فارم جلد تشخیص کر کے مرکز کو ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مالی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

# درخواست دعا

(۱) مکرم و محترم چوہدری اسلم حیات خان صاحب آف راولپنڈی کو پرسوں کو دل کا دورہ پڑا جو شدید نوعیت کا تھا۔ آپ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم بھامڑی وقف جدید)

(۲) کئی دنوں سے خاکسار کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ پیشاب کے ٹیسٹ سے Pus cells آئے ہیں۔ علاج جاری ہے

(منجر ارشاد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(۳) مکرم غلام احمد صاحب غازی معلم وقف جدید چک ۹۳ R-6 ضلع بہاولنگر کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ

# امراء اضلاع صدران مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں!

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ ان شاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے انٹرویو کی معین تاریخ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے ضلعے سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جن کو مناسب سمجھا جائے۔ جامعہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے داخل کروایا جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے۔ اس سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

# دعائے مغفرت

میرے والد محترم غلام حسین صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی ۲۶ اپریل ۷۹ء کو بعمر تقریباً اکہتر سال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم موصی تھے۔ ڈسکہ میں نماز جنازہ کے بعد اسی رات جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دوسرے دن بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم عبدالمالک صاحب وارث (سیکرٹری ریٹائرڈ) نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

مرحوم نے نہایت چھوٹی عمر میں اپنے برادر اکبر محترم الحاج محمد حسین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ جنجیرہ یوگنڈا کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی ۱۹۳۲ء میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے اخبارات و جرائد کے مطالعہ سے حد درجہ شغف اور دین سے بے انتہا محبت تھی۔ ساری زندگی خدمت دین کو اپنا شعار بنایا۔ مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ انبالہ (بھارت) سالپور اور ڈگ روڈ کراچی میں صدر کے عہدے پر فائز رہے۔ ڈسکہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا کام کیا۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چھ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(نصرت جہاں اہلیہ عبدالسمیع اسلم صادق آباد راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند درجات۔ آمین!

(ناصر احمد بلوچ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع بہاولنگر)

(۴) میری پھوپھی جان اور پھوپھا جان اکثر و بیشتر بیمار رہتے ہیں۔ محترمہ پھوپھی جان گردہ کی تکالیف میں اور محترم پھوپھا جان معدہ کی تکالیف سے پریشان رہتے ہیں۔ احباب ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد۔ حسن ابدال ضلع اٹک)

# وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ غیر مبائع مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

---

مسل نمبر ۲۴۰۷۵

میں ERAS RUKHIMAT ولد MATADIREJA قوم × پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ ایک عدد مکان اور وارہاؤس مالیت -/۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۲۔ چاول کا کھیت مالیت -/۲۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۳۔ کاروبار میں حصہ -/۵۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ERAS RUKHIMAT
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24. CITADEN
TASIK MALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JL. NAGARAWANGI
BLK 61 TASIK MALAYA
INDONESIA

---

مسل نمبر ۲۴۰۷۶

میں MR. ENCANG CUDLIA ولد ABACAPRAJA قوم × پیشہ تجارت عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ زرعی زمین مالیت -/۵،۵۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۲۔ دوسری زرعی زمین بلاک سیمبیلانگ میں مالیت -/۷۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

۳۔ زرعی زمین بلاک سمبنگری میں مالیت -/۴۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

۴۔ مکان مالیت -/۵،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۵۔ ایک دکان بمعہ زمین مالیت -/۷۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۶۔ ایک موٹر کار مالیت -/۳،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۷۔ ایک موٹر سائیکل مالیت -/۲۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۸۔ ایک بائیسکل مالیت -/۳۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۹۔ ایک سیونگ مشین مالیت -/۱۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ENCANG CUDLIA
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24 CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JL. NAGARAWANGI
BLK 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

---

مسل نمبر ۲۴۰۷۷

میں MR. SURSI ولد MADASRI قوم × پیشہ ورک مین عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد SURSI
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GN. DALEM
24. CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JLN. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

---

مسل نمبر ۲۴۰۷۸

میں ENONG ولد MADSARI قوم × پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ ایک موٹر سائیکل مالیت -/۳۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

۲۔ ایک پلیج وائس فیلڈ مالیت -/۳۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ENONG
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GANUNG DALEM
24. CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JL. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

---

## برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات اماء اللہ کے لئے بذریعہ اعلان توجہ دلائی جاتی ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع کا پروگرام مرتب کیا جانا ہے اس کے لئے مفید مشورے جلد از جلد بھجوائیں تاکہ پروگرام مرتب کر کے آپ سب کو بھجوایا جاسکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## اسلام کے غلبہ کے لئے نظامِ خلافت ایک نہایت ہی اہم جزو ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے لئے نظامِ خلافت ایک نہایت ہی اہم جزو ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور ہمیں اس نعمت کی انتہائی قربانیوں کے ذریعہ حفاظت کرنی چاہیئے اور خلافت کے ساتھ اخلاص، پیار اور محبت کے چمٹے رہنا چاہیئے اور اس کی برکات کو ہمیں اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ہمیشہ رکھتے رہنا چاہیئے۔"

اے مخلصینِ جماعت احمدیہ! آپ خلافت کی برکات کے خود گواہ ہیں۔ حضور نے جو نصیحت فرمائی ہے اگر ہم اس پر مضبوطی سے قائم رہے تو انشاء اللہ اسلام کا غلبہ قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ جو غلبۂ اسلام کے لئے ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط بنانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

(۱) ماہ مئی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پر مشتمل کتاب "اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے۔" خدام کے مطالعہ کیلئے مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(۲) یکم جون ۱۹۷۹ کو خدام کے سالانہ مرکزی امتحانات ہو رہے ہیں۔ خدام اس کی تیاری کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## دعائے مغفرت

میری پیاری بیٹی عزیزہ صادقہ جو کہ طویل عرصہ سے شدید بیمار تھیں مورخہ ۴ مئی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ لندن کے ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عزیزہ مرحومہ کی نعش اُن کے داماد عزیز جمال الدین اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج لندن مشن نے ربوہ پہنچانے کا بندوبست کیا۔ لندن کی جماعت نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا اور اپنی محبت اور خلوص کا ثبوت دیا۔ نعش ۹ مئی بروز بدھ بذریعہ طیارہ فیصل آباد پہنچی جہاں سے میرے بیٹے عزیزم کرنل محمد طیب اور بھائی آغا محمد لطیف نعش کو ربوہ لے کر آئے۔ اُسی روز نمازِ عشاء کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت فرمائی۔

مرحومہ بہت ہی نیک، ملنسار، دین کی شیدائی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت کرنے والی اور دعا گو تھیں۔ اپنی انتہائی تکلیف دہ بیماری کا انہوں نے بہت بہادری، صبر اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اپنی زندگی میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے بے پناہ معجزے دیکھے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہیں جبکہ دوسرے دونوں بچے عزیزہ صادق احمد شاید گیارہ سال اور عزیزہ امۃ السلام منصورہ بیگم کم عمر ہیں۔

احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو اپنے

## ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ مطلع رہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ گزشتہ ماہ وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال ان رسائل کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے تقرر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ نئی تقرری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" و ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ)

کی چادر میں ڈھانپ لے، اُن کے درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔ آمین

مرحومہ کے بچے خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا ہمیشہ حامی و ناصر و متکفل رہے اور نیک نصیب بنائے اور مجھے اس پیرانہ سالی میں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

فاطمہ بیگم اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ مرحوم
"جمیل لاج" ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

—— کثرت سے سنجیدہ طبقہ تک پہنچائیے ——

**شوکتِ اسلام** (باتصویر) حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور تحریک احمدیت کے متعلق ممتاز راہنماؤں کے تاثرات کی ایک جھلک۔ فی سینکڑہ -/۱۰۰

**نصرتِ اسلام** (باتصویر) اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خاطر حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیرونی ملکوں کے دورے۔ تراجم قرآن مجید۔ کسرِ صلیب کانفرنس لندن کا خلاصہ فی سینکڑہ -/۱۰۰

ملنے کا پتہ: ملک منظور احمد، ۱۰۸ نیو سمن آباد۔ لاہور

◉ وی سی آر ◉ ٹیلیویژن ◉ ٹیپ ریکارڈ ◉ ٹرانسسٹر لور
◉ الیکٹرک ریڈیو مرمت کے ماہر
ڈان محلہ دارالبرکات ربوہ

## درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور مشکلات کو آسان کرے۔ آمین

رانا عبدالمجید خاں
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو
سندھ

۲۔ برادرم مکرم عبدالشکور صاحب شاد فیکٹری ایریا ربوہ کا اپینڈکس کا اپریشن ۱۶ مئی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)